ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

مقاصدِ شرعیہ کے موضوع پر اردو میں تحریر کی گئی کتب کا تعارفی مطالعہ

“URDU BOOKS ON MAQASID AL-SHARIAH: AN INTRODUCTORY ANNOTATED REVIEW”

Khadija Butt
Ph.D. Scholar، Department of Islamic Studies،
Ghazi University، Dera Ghazi Khan، Pakistan.
Dr Ashfaq Ahmed
Assistant professor Department of Islamic studies Ghazi University.
Dera Ghazi Khan، Pakistan
aahmed@gudgk.edu.pk

Abstract:

This research article presents an introductory، yet analytical، review of selected Urdu works on Maqasid al-Shariah (the higher objectives of Islamic law). The study aims to (i) clarify the conceptual and methodological foundations of Maqasid discourse، (ii) evaluate how Urdu authors structure and justify Maqasid-based reasoning، and (iii) highlight strengths and limitations in contemporary Urdu treatments of the subject. The research is based on a descriptive-analytical method، combining textual reading، thematic mapping، and evaluative commentary. For an organized presentation، the article is divided into three chapters، each dedicated to a representative Urdu work: (a) .Maqasid-e-Shariat. by Prof Dr Muhammad Nejatullah Siddiqui، (b) Islami Shariat: Maqasid aur Masalih by Dr Yusuf Hamid al-Alim (Urdu translation)، and (c) Maqasid Shariat: Asooli Tajzia by Mufti Ubaid ur Rahman. The chapter-wise structure allows comparison across authorial purpose، conceptual clarity، engagement with classical usual al-fiqh، and application to modern issues. The article argues that Urdu scholarship has increasingly used Maqasid to bridge classical legal theory and contemporary challenges، yet the quality of Maqasid reasoning varies. Strong contributions include explaining the relationship between Maqasid and maslahah (public interest)، clarifying levels of objectives، and warning against arbitrary appeals to benefit without usual controls. However، recurring weaknesses are also identified: insufficient distinction between definitive objectives and speculative benefits، limited criteria for resolving conflicts between objectives، and occasional over-expansion of Maqasid lists without methodological discipline. The study concludes with a synthesized discussion، eight research findings، and eight recommendations for improving Urdu Maqasid writing، including tighter usual grounding، clearer evidentiary standards، and better integration of Qur'anic، Prophetic، and juristic frameworks.

Keywords

Maqasid al-Shariah، Objectives of Islamic Law، Usul al-Fiqh، Islamic Jurisprudence، Maslahah، Ijtihad، Inductive Reasoning، Urdu Islamic Scholarship، Book Review، ، Methodology، Application of Maqasid، ، Shariah Governance، Islamic Legal Theory

تعارفِ موضوع:

قاصدِ شرعیہ، اسلامی قانون (Shariah) کے اس باطنی نظامِ معنی، حکمت اور غایت کا نام ہے جو احکامِ شرعیہ کے پس منظر میں کارفرما رہتا ہے۔ اصولِ فقہ کی روایت میں یہ تصور کبھی الگ عنوان کے طور پر، اور کبھی حِکَم، اَسرار، مصالِح، علل، روحِ شریعت، یا مقاصدِ شارع کی تعبیرات کے ساتھ موجود رہا ہے۔ جدید علمی مباحث میں مقاصد کی اصطلاح نے ایک منظم علمی ڈسپلن کی صورت اختیار کی، جس کے ذریعے احکام کی غایت، انسانی مصالح، اور نصوص کے عمومی مزاج کو سامنے رکھ کر فہمِ شریعت کی تکمیل کی کوشش کی جاتی ہے۔[1]

قرآن مجید اپنی ہدایات کو صرف حکم کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ متعدد مواقع پر مقصد، حکمت، رحمت، عدل، اور رفعِ حرج جیسے معانی بھی واضح کرتا ہے، جس سے

[1] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی من علم الأصول، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1428ھ ج1، ص287

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اصولیین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شریعت کے احکام انسانی زندگی کے لیے خیر، توازن، عدل، اور اخلاق و معاشرتی اصلاح کا نظام تشکیل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر آسانی اور رفعِ مشقت کا اصول:

"يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ"[1]

"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا"

اسی طرح رحمت اور خیرِ عام کی جہت:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"[2]

"اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر"

اور عدل کے قیام کی غایت:

"لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ"[3]

"تاکہ لوگ عدل پر قائم ہوں"

یہ قرآنی اصول بتاتے ہیں کہ مقاصدِ شریعہ محض فلسفیانہ یا ذوقی تعبیر نہیں بلکہ نصوص کے عمومی مزاج اور شریعت کے کلی مزاج سے جڑا ہوا فہم ہے۔ تاہم اصولی سطح پر یہ سوال بنیادی ہے کہ مقاصد تک رسائی کے معیار کیا ہوں، مقاصد کی قطعیت یا ظنیت کیسے طے ہو، اور کس حد تک مقاصدی استدلال نصوص، اجماع، قیاس اور قواعدِ اصول کے تابع رہے۔ اسی مقام پر اردو علمی روایت میں لکھی گئی کتب کی ضرورت سامنے آتی ہے، کیونکہ اردو قاری کے لیے مقاصد کی علمی تشکیل، اس کی حدود، اور اس کا عملی اطلاق، دونوں پہلوؤں کو مربوط انداز میں پیش کرنا ایک مستقل علمی ضرورت ہے۔ مقاصدِ شریعہ شریعت کے احکام کے پس منظر میں کارفرما حکمت، رحمت، عدل اور رفعِ حرج جیسے کلی اصولوں کا منظم مطالعہ ہے، مگر اس کی علمی افادیت اسی وقت برقرار رہتی ہے جب اسے اصولِ فقہ کے ضوابط کے ساتھ باندھا جائے اور مقاصدی استدلال کو نصوص و اصول کی رہنمائی کے تابع رکھا جائے۔

ضرورت و اہمیت:

عصرِ حاضر میں معاشرتی، معاشی، طبی، ٹیکنالوجیکل اور سیاسی تبدیلیوں نے نئے فقہی سوالات پیدا کیے ہیں۔ ان سوالات کے جواب میں دو انتہائیں سامنے آتی ہیں: ایک طرف ایسا ظاہر پرستانہ جمود جو نصوص کے عمومی مزاج، علل اور حکمتوں کو نظر انداز کر کے جزوی نظائر سے براہِ راست حکم اخذ کرتا ہے؛ دوسری طرف ایسا مقاصد پرستانہ توسع جو مصلحت یا روحِ دین کے نام پر نصوص اور اصولی قیود کو کمزور کر دیتا ہے۔ مقاصدِ شریعہ کی علمی بحث ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ایک منہجی توازن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے: نصوص کی پابندی بھی برقرار رہے اور شریعت کے عمومی مقاصد بھی عملی رہنمائی دیں۔[4]

یہاں۔ ضروریاتِ خمسہ (حفظِ دین، حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ نسل/عرض، حفظِ مال) ایک بنیادی فریم ورک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امام غزالی کے معروف بیان کے مطابق شریعت کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں پر دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت قائم رہے؛ جو چیز ان اصولوں کی حفاظت کرے وہ مصلحت ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ مفسدہ۔

"ومقصود الشرع من الخلق خمسة: وهو أن يحفظ عليهم دينهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم۔"[5]

"شریعت کا مقصد مخلوق کے بارے میں پانچ چیزوں کی حفاظت ہے: دین، جان، عقل، نسل اور مال"

ضرورت و اہمیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اردو علمی دنیا میں مقاصدِ شریعہ کے حوالے سے تحریریں، کتب اور مقالات تو موجود ہیں، مگر ان کا معیار، منہج اور دائرہ کار یکساں نہیں۔ بعض کتب تعارفی سطح پر بنیادی اصطلاحات اور تاریخی ارتقا بیان کرتی ہیں؛ بعض کتب اصولی ضوابط، شرائط اور قیود کو واضح کرتی ہیں؛ اور بعض جدید اطلاقات (معیشت، سیاست، حقوق، طب، اقلیتیں) میں مقاصد کے استعمال کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ ایک تعارفی مطالعہ (Introductory Review) کی اہمیت یہ

[1] البقرة: 185

[2] الانبياء: 107

[3] الحديد: 25

[4] الشاطبي، ابراهيم بن موسى، الموافقات، دار ابن عفان، 1428ھ ج2، كتاب المقاصد، ص87

[5] الغزالي، ابو حامد، المستصفى من علم الأصول، دار الكتب العلمية، بيروت، ج1، ص287

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

ہے کہ وہ اردو قاری کو بتائے کہ کن کتب میں۔اصولی فریم ورک مضبوط ہے، کن میں اطلاقی بحث زیادہ ہے، اور کن مقامات پر منہجی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

ضرورت واہمیت سے واضح ہوا کہ مقاصدِ شرعیہ نہ تو محض تجریدی فلسفہ ہے اور نہ اصول سے آزاد مصلحت کا نام، بلکہ جدید مسائل میں شرعی رہنمائی کے لیے ایک منضبط اصولی فریم ورک ہے۔اردو کتب کا تعارفی مطالعہ اسی لیے اہم ہے کہ وہ قاری کو مفید علمی کام اور منہجی لغزشوں کے درمیان فرق سکھاتا ہے۔

منہجِ تحقیق اور حدودِ مطالعہ

یہ ریسرچ آرٹیکل توصیفی و تحلیلی۔ (Descriptive-Analytical) منہج پر مبنی ہے پہلے مرحلے میں منتخب کتب کا تعارف (مصنف، مقصدِ تصنیف، ساخت) پیش کیا گیا ہے۔دوسرے مرحلے میں ان کتب کے مرکزی مباحث کو موضوعاتی نقشہ (Thematic Mapping) کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔ تیسرے مرحلے میں منہجی تنقید (Methodological Evaluation) کے تحت یہ دیکھا گیا ہے کہ مصنفین نے مقاصد کو نصوص، قواعدِ اصول، قیاس، اجماع اور فقہی قواعد کے ساتھ کس حد تک مربوط رکھا ہے۔

منہجِ تحقیق کی رو سے یہ مطالعہ محض کتابوں کی فہرست نہیں، بلکہ ان کے منہجی وزن، استدلالی معیار اور اطلاقی افادیت کا تعارفی مگر تنقیدی جائزہ ہے۔

مقاصدِ شریعت۔(پروفیسر ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی)

مصنف کا تعارف، علمی پس منظر اور مقاصدی زاویہ

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی (مرحوم) اردو علمی دنیا میں اسلامی معاشیات، اسلامی فکر اور تجدیدی مباحث کے حوالے سے معروف نام ہیں۔ان کی مقاصدی تحریر کا امتیاز یہ ہے کہ وہ مقاصد کو محض اصولی اصطلاحات کی حد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اسے اجتماعی ترجیحات اور پالیسی سازی کے تناظر میں بھی سمجھتے ہیں۔ان کے ہاں مقاصد کا استعمال، اجتماعی نظم، عدلِ اجتماعی، حقوق کی حفاظت اور فلاحی پہلوؤں سے جڑ جاتا ہے۔[1]

مقاصد کی فہرست میں توسیع کے رجحان پر ڈاکٹر صدیقی کے ہاں ایک نمایاں بحث ملتی ہے۔وہ روایتی پنج مقاصد (دین، جان، عقل، نسل، مال) کے ساتھ بعض اجتماعی و حقوقی مقاصد کے اضافے کی افادیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مثلاً انسانی عزت، آزادی، امن وامان، غربت کا ازالہ اور عدلِ بین الاقوامی وغیرہ، تاہم اس توسع کے لیے علمی احتیاط اور اصولی نظم کی شرط بھی ضروری رہتی ہے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ صدیقی کے ہاں مقاصد کی بحث کا بنیادی رخ سماجی ترجیحات اور اجتماعی نظم ہے۔وہ مقاصد کو جدید ریاست، معاشرتی عدل اور حقوق کے مباحث کے ساتھ جوڑتے ہیں، مگر اس کے لیے اصولی نظم کی ضرورت کو نظرانداز نہیں کرتے۔

کتاب کا تعارف، ساخت اور مرکزی مباحث

اس کتاب کی افادیت یہ ہے کہ یہ اردو قاری کے لیے مقاصد کی بحث کو تعارفی انداز میں قابلِ فہم بناتی ہے، اور ساتھ ہی یہ بتاتی ہے کہ مقاصد کا تعلق صرف فقہی جزئیات سے نہیں بلکہ شریعت کے کلی مزاج سے ہے۔کتابی ساخت کے لحاظ سے یہ مباحث بالعموم (1) مقاصد کی تعریف و تاریخ، (2) مقاصد اور مصالح کا باہمی تعلق، (3) اجتہاد میں مقاصد کا کردار، اور (4) جدید مسائل میں مقاصدی رہنمائی کے اصول جیسے عنوانات کے گرد گھومتے ہیں۔[3]

اس کتاب کے مطالعے میں یہ نکتہ خاص ہے کہ مصنف مقاصد کو محض نعرہ بنانے کے بجائے اجتہادی عمل کے ساتھ مربوط رکھنے کی سمت متوجہ کرتے ہیں۔یہاں اصولی بحث کے لیے ایک بنیادی معیار یہ ہے کہ مقاصدی استدلال، نصوص اور اجماعی اصولوں سے ٹکراؤ نہ پیدا کرے، اور مصلحت کو ایسی آزاد قدر نہ بنا دے جو نص کے مقابل آ جائے۔اس سے واضح ہوا کہ کتاب ایک طرف مقاصد کی بنیادی تفہیم دیتی ہے، اور دوسری طرف قاری کو یہ شعور بھی دیتی ہے کہ مقاصد کا استعمال اجتہاد کی مدد کے لیے ہے، نصوص کی جگہ لینے کے لیے نہیں۔

منہجی امتیازات، علمی افادیت اور تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر صدیقی کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ وہ مقاصد کو عملی ترجیحات کے تعین میں معاون تصور کرتے ہیں اس سے اردو قاری کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مقاصد کے ذریعے جدید اجتماعی مسائل میں شریعت کی سمت سمجھنے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔تاہم تنقیدی زاویے سے دو سوالات پیدا ہوتے ہیں: (1) مقاصد کی توسیع کی حد بندی کیسے ہو، تاکہ ہر

---

[1] حوالہ: صدیقی، محمد نجات اللہ، مقاصد شریعت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 2009، ص44

[2] صدیقی، محمد نجات اللہ، مقاصد شریعت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 2009، ص69

[3] حوالہ: صدیقی، محمد نجات اللہ، مقاصد شریعت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 2009، ص33

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مطلوب شے۔ مقصدِ شرعی نہ بن جائے؟(2) مقاصد کے باہمی تزاحم (مثلاً کسی جگہ حفظِ نفس اور حفظِ دین، یا حفظِ مال اور عدلِ اجتماعی کے تقاضوں میں ظاہری تعارض) میں ترجیح کا اصول کیا ہو؟[1]

یہاں اصولی روایت کی رہنمائی یہ ہے کہ مقاصد کی قطعیت، استقراء، نصوص کے عمومات، اور امت کے تعامل سے متعین ہوتی ہے، محض عصرِ حاضر کے تصورات سے نہیں۔ چنانچہ صدیقی کے توسع والے رجحان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اصولی قیود (نص، اجماع، قیاس منضبط، قواعد) کو مضبوط رکھنا علمی ضرورت ہے۔ اس سے نتیجہ نکلا کہ صدیقی کی کتاب اردو میں مقاصد کے عملی پہلو کو نمایاں کرتی ہے، مگر مقاصد کی توسیع اور تزاحم کی بحث میں مزید اصولی معیاروں کی صراحت، اس طرزِ تحریر کو زیادہ مضبوط بنا سکتی ہے۔

اسلامی شریعت: مقاصد اور مصالح
(ڈاکٹر یوسف حامد العالم، مترجم: محمد طفیل ہاشمی)

کتاب کا تعارف، علمی حیثیت اور پس منظر

یہ کتاب بنیادی طور پر ایک تحقیقی کام ہے جو مصنف کے ڈاکٹریٹ مقالے پر مبنی بتائی گئی ہے، اور اردو قالب میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) سے شائع ہوئی۔ اس پہلو سے یہ محض تعارفی رسالہ نہیں بلکہ اصولی و تحقیقی مباحث کی حامل ایک نسبتاً مفصل تصنیف ہے۔ کتاب کے تعارف میں یہ بھی ملتا ہے کہ یہ عصرِ حاضر میں مقاصد و مصالح کی علمی اہمیت کو سامنے رکھتی ہے اور مقاصد کو اصولی بنیادوں کے ساتھ واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔[2] اس سے واضح ہوا کہ یہ کتاب اردو میں مقاصد و مصالح پر نسبتاً وقیع اور مفصل کام ہے، جس کی علمی بنیاد (ڈاکٹریٹ سطح) اور ادارہ جاتی اشاعت اسے ریفرنس ورک کی حیثیت دیتی ہے۔

ساخت، مباحث اور مقاصد و مصالح کی توضیح

کتاب کے مندرجات کے تعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں۔ ہدف/مقصد۔ کی لغوی و شرعی بحث، مصلحت کی تعریف و اقسام، اور پھر مصالح کے اطلاقی ابواب (مثلاً دین، جان، نسل، مال کی حفاظت) جیسے عنوانات آتے ہیں۔ اس اسلوب کا فائدہ یہ ہے کہ مقاصد کو صرف نعرہ بنانے کے بجائے اصولی زبان میں سمجھایا جاتا ہے۔[3]

کتابی ساخت کا تعارف :

اس کتاب کی ایک اہم جہت یہ ہے کہ مصلحت کو محض فائدہ (Benefit) نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اسے شارع کی منشا کے تابع ایک اصولی تصور کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ اسی مقام پر وہ کلاسیکی اصولی قواعد سے ربط پیدا کرتی ہے، مثلاً نیت اور مقصدِ شارع کے خلاف حیلہ سازی کی نفی اس سے یہ بات سامنے آئی کہ کتاب مقاصد و مصالح کو اصولِ فقہ کے فریم میں رکھ کر سمجھاتی ہے، اور مصلحت کو نصوص سے آزاد دلیل بنانے کے بجائے، نصوص کے تابع ایک ضابطہ بند تصور کے طور پر پیش کرتی ہے۔

علمی افادیت اور تنقیدی ملاحظات

اس کتاب کی افادیت یہ ہے کہ یہ اردو قاری کو مقاصد مصالح کے تعلق اور عملی اطلاق کے بنیادی سوالات سے روشناس کراتی ہے، اور یہ بتاتی ہے کہ شریعت کے مقاصد کے خلاف کسی جائز فعل کو اختیار کرنا، مقصودِ شارع کے اعتبار سے فساد کا دروازہ کھول سکتا ہے۔ ساتھ ہی، ایک تنقیدی پہلو یہ ہے کہ چونکہ کتاب مفصل ہے، اس کے اردو قاری کے لیے خلاصہ جاتی نقشہ (Conceptual Roadmap) مزید واضح ہونا چاہیے، تاکہ قاری بنیادی مدعا، اصطلاحات، اور ترجیحی اصولوں کو جلد سمجھ سکے۔ نیز، جدید اطلاقات میں مقاصدی استدلال کے لیے۔ درجہ بندیِ دلیل۔ (قطعی/ظنی) اور تزاحمِ مصالح کی صورتوں پر مزید منظم بحث، اس کتاب کے فوائد کو مزید بڑھا سکتی ہے۔ اس سے نتیجہ نکلا کہ اسلامی شریعت: مقاصد اور مصالح اردو میں ایک مضبوط تحقیقی اضافہ ہے، تاہم قاری کی سہولت کے لیے اس کے مرکزی اصولی نتائج کو مزید منظم خاکوں اور ترجیحی قواعد کے ساتھ پیش کرنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

مقاصد شریعت: ایک اصولی تجزیہ
(مفتی عبید الرحمن)

---

[1] الشاطبی، ابراھیم بن موسی، الموافقات، دار ابن عفان، ، کتاب المقاصد، ج2 ص64

[2] العالم، یوسف حامد، اسلامی شریعت: مقاصد اور مصالح، مترجم: محمد طفیل ہاشمی، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 2011، صفحات: 645

[3] العالم، یوسف حامد، اسلامی شریعت: مقاصد اور مصالح، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2011، ص33

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کتاب کا تعارف اور تصنیفی مقصد

یہ کتاب حجم کے اعتبار سے مختصر (تقریباً 61 صفحات) ہے، لیکن موضوع کی نوعیت کے اعتبار سے اس کا دعویٰ اصولی تجزیہ کا ہے۔ کتابی تعارف کے مطابق یہ مقاصد شریعت کے حوالے سے دسیوں کتب کے مواد کا اصولی تجزیہ، مقاصدی رجحان کے فوائد و نقصانات، اور اصولِ فقہ کے دائرے میں رہتے ہوئے مقاصد سے استفادہ کے عملی منہج کو واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔[1] یہ کتاب بنیادی طور پر مقاصدی رجحان کی اصولی جانچ (audit) ہے، اور اس کا مقصد مقاصد کے درست استعمال کے لیے حدود و قیود کی وضاحت ہے۔

مرکزی مباحث، اصولی ضوابط اور علمی وزن

کتاب کے منہجی دعوے کے لحاظ سے اس کا مرکزی محور یہ ہونا چاہیے کہ مقاصد کو اصولِ فقہ کی زبان میں کیسے باندھا جائے، کن شرائط میں مقاصد سے استدلال معتبر ہوگا، اور کن صورتوں میں مقاصد کا حوالہ، حقیقتاً نصوص سے فرار یا ذوقی تعبیر بن جاتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر معاصر مباحث میں اکثر اضطراب پیدا ہوتا ہے، کیونکہ بعض تحریریں رفعِ حرج یا مصلحت کے نام پر نصوص کے قطعی دلالات سے باہر نکل جاتی ہیں۔[2]

اس مقام پر فقہی قواعد کی روایت بھی معاون ہے، مثلاً:

المشقة تجلب التيسير[3]

مشقت آسانی کا سبب بنتی ہے

لیکن اس قاعدے کا درست استعمال اسی وقت ممکن ہے جب مشقت کی نوعیت، نصوص کے عموم، اور شارع کے مقاصد کے ساتھ اس کا ربط متعین ہو، ورنہ ہر پسندیدہ سہولت کو تیسیر کہہ کر احکام کی ساخت بدل دی جائے گی۔ اس سے واضح ہوا کہ کتاب کا اصل میدان ضابطہ بندی ہے، یعنی مقاصد کو مفید بنانے کے ساتھ ساتھ اسے بے قید بنانے سے بچانا۔

افادیت اور تنقیدی تجزیہ

کتاب کی افادیت یہ ہے کہ یہ اردو قاری کو ایک ضروری احتیاطی شعور دیتی ہے: مقاصد کی بحث، اصولی قیود کے بغیر فقہ کا متبادل نہیں بن سکتی۔ تاہم تنقیدی طور پر، چونکہ کتاب مختصر ہے، اس لیے اس میں معاصر مثالوں اور تزاحمِ مقاصد کی عملی صورتوں پر قدرے زیادہ منظم تطبیقات شامل کر دی جائیں تو قاری کے لیے۔ اصولی نکتہ۔ زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جدید مالیاتی مسائل، طبّی اخلاقیات، اور ریاستی قانون سازی میں مقاصد کے درست/غلط استعمال کی کیس اسٹڈیز، اس طرز کی مختصر مگر اصولی کتاب کو زیادہ مؤثر بنا دیتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مختصر ہونے کے باوجود یہ کتاب مقاصد کے غلط استعمال کے خطرات پر مفید تنبیہ کرتی ہے، اور اگر اسے تطبیقی مثالوں کے ساتھ وسیع کیا جائے تو یہ اردو میں ایک مضبوط منہجی گائیڈ بن سکتی ہے۔

خلاصۂ بحث

منتخب اردو کتب کے تعارفی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ مقاصدِ شرعیہ کی بحث اردو علمی روایت میں تین بڑے رجحانات کے ساتھ سامنے آتی ہے: (1) تعارفی و فکری رجحان، جو مقاصد کو جدید اجتماعی ترجیحات سے جوڑتا ہے (جیسے صدیقی)، (2) تحقیقی و اصولی رجحان، جو مقاصد و مصالح کی تفصیلی علمی تشکیل اور کلاسیکی اصولی مباحث سے ربط قائم کرتا ہے (جیسے یوسف حامد العالم کی کتاب اردو قالب میں)، (3) احتیاطی و تنقیحی رجحان، جو مقاصد کے استعمال میں ضوابط و قیود کی طرف توجہ دلاتا ہے (جیسے مفتی عبید الرحمن)۔ ان تینوں رجحانات کا مشترک نکتہ یہ ہے کہ مقاصد فہمِ شریعت میں مدد دیتے ہیں، مگر نصوص اور اصولِ فقہ کی رہنمائی کے بغیر مقاصد خود مختار دلیل نہیں بن سکتے۔

نتائج تحقیق:

یہ تعارفی مطالعہ بتاتا ہے کہ اردو میں مقاصد پر کام آگے بڑھ رہا ہے، مگر اس کی علمی صحت کا دار و مدار اصولی ضبط پر ہے۔ مقاصد نہ تو جامد ظاہریت کا نام ہیں اور نہ آزاد مصلحت پسندی کا، بلکہ نصوص کے مزاج، استقراء، قواعد اور مقاصدِ شارع کے باہمی ربط سے پیدا ہونے والی ایک منضبط علمی بصیرت ہیں۔

---

[1] عبید الرحمن، مفتی، مقاصد شریعت: ایک اصولی تجزیہ، مکتبہ دار التقوی، مردان، 2024، صفحات: 61

[2] الشاطبی، ابراهیم بن موسی، الموافقات، دار ابن عفان، ج 2، کتاب المقاصد، ص 90

[3] السیوطي، جلال الدین، الأشباه والنظائر، دار الکتب العلمیة، بیروت، 142ھ، ص 77

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

1. اردو میں مقاصدِ شرعیہ کی تحریروں میں تعارفی، تحقیقی، اور تنقیحی تین نمایاں علمی رجحانات پائے جاتے ہیں۔
2. ضروریاتِ خمسہ: اردو لٹریچر میں بنیادی فریم ورک کے طور پر مشترک ہے، مگر اس کی تطبیق میں معیار یکساں نہیں۔
3. بعض معاصر اردو تحریروں میں مقاصد کی فہرست میں توسع کا رجحان بڑھ رہا ہے، جس کے لیے اصولی حدود ناگزیر ہیں۔
4. مقاصدی استدلال کی علمی افادیت ۔تزاحمِ مقاصد۔ کے حل کے اصولوں کے بغیر نامکمل رہتی ہے۔
5. تحقیقی نوعیت کی کتب (مثلاً مفصل علمی کام) اردو قاری کو اصولی بنیاد فراہم کرتی ہیں، مگر ان کے لیے ۔خلاصہ جاتی نقشہ ضروری ہے۔
6. مختصر مگر اصولی کتب مقاصد کے غلط استعمال کے خطرات واضح کرتی ہیں، تاہم تطبیقی مثالوں سے ان کی افادیت بڑھتی ہے۔
7. اردو مقاصدی لٹریچر میں مصلحت اور نص کے باہمی تعلق کی وضاحت، علمی صحت کا مرکزی معیار ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. اردو میں مقاصدِ شریعت پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کرتے وقت ہر کتاب کی "اصطلاحی بنیاد" (مقاصد، مصلحت، علت، حکمت، ضروریات، حاجیات، تحسینیات) الگ نوٹ کر کے تقابلی طور پر واضح کی جائے، تاکہ ایک کتاب کے اصطلاحی استعمال کو دوسری کتاب پر منطبق کر کے غلط فہمی پیدا نہ ہو۔
2. اردو کتب کے تعارفی جائزے میں ہر کتاب کے لیے ایک مستقل "منہجی پروفائل" بنایا جائے: (الف) دلائل کا منبع (قرآن، سنت، اجماع، قیاس)، (ب) استخراجِ مقاصد کا طریقہ (استقراء یا جزئی استدلال)، (ج) تطبیق کا میدان (عبادات، معاملات، سیاست شرعیہ)، تاکہ تعارف محض خلاصہ نہ رہے بلکہ تحقیقی سطح پر قابلِ اعتماد بنے۔
3. اردو مقاصدی کتب میں جہاں "عصری توسیعِ مقاصد" (مثلاً انسانی وقار، بنیادی آزادیاں، مساوات وغیرہ) زیر بحث آئے، وہاں تعارفی جائزہ لکھتے وقت اسی کتاب کے اندر موجود اصولی قیود، یا کلاسیکی اصولیین کے معیار کے ساتھ اس توسیع کی علمی جانچ ضرور شامل کی جائے، تاکہ تعارف "وصف" کے ساتھ "تنقیح" بھی بن جائے۔
4. اردو کتب کے تعارفی مطالعے میں ہر کتاب سے کم از کم 3 اقسام کے اقتباسات منتخب کیے جائیں: (الف) تعریفِ مقاصد، (ب) استخراج و تطبیق کا اصول، (ج) حدود و خطرات / تنبیہات، اور ہر اقتباس کے ساتھ صفحہ نمبر اور مکمل حوالہ درج کر کے " کتبی شہادت " کو تعارف کی اساس بنایا جائے۔
5. اردو مقاصدی لٹریچر کے تعارفی جائزے کے آخر میں " تحقیقی خلا " واضح کیا جائے: کون سے مباحث (مثلاً مالیات، طب، ریاستی پالیسی، ڈیجیٹل مسائل) پر اردو کتب میں کم مواد ہے، اور کن ابواب میں صرف تعارف ہے مگر کیس اسٹڈی / تطبیقی مثالیں کم ہیں، تاکہ آئندہ تحقیق کے لیے سمت متعین ہو سکے۔